...کو جھوٹ بنانا نہیں بلکہ ایسا واجب ہے گر یہ بکر سے اور یہ زید سے اور بیشک یہ کر ترک کیا تھا بندوں کے حق میں بہتر
تو یہی بہتر تھا کہ انکی ہدایت کو جو کتاب تری ظالموں کے پنجے میں لکھی جائے کہ وہ اسے کتریں بدلیں اور اصل ہدایت بندوں کے
چھپا دی جائے جسکی وجہ سے ہدایت نہ پائیں یہ بندوں کے حق میں بہتر تھا کہ اعلا غالب محبوب مغلوب باطل غالب حق مغلوب۔ الحاد پھیلا
دیا۔ وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ یہ ہے رافضیوں کا خدا کیا خدا ایسا ہوتا ہے تعالی اللہ کیا وہ خدا کو جانتے ہیں
سبحان اللہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ۰ وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے جسے مکان۔ زمان۔ جہت۔ ماہیت
ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے ہے اور صریح کفروں کے ساتھ گننے کے قابل ہے اسکا سچا ہونا کچھ ضرور
نہیں جھوٹا بھی ہو سکتا ہے ایسے کہ جسکی بات پر اعتبار نہیں نہ اسکی کتاب قابل استناد نہ اسکا دین لائق اعتماد۔
ایسے کو جس میں ہر عیب و نقص کی گنجائش ہے جو اپنی شیعیت نبی رکھنے کو قصدا ہی فتنے سے بچتا ہے چاہے تو ہر گندگی
میں آلودہ ہو جائے ایسے کو جسکا علم حاصل کئے سے حاصل ہوتا ہے اسکا علم اسکے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہ جائے ایسے کو جسکا
بہکنا۔ بھولنا۔ سونا۔ اونگھنا۔ غافل رہنا۔ ظالم ہونا حتی کہ مر جانا سب کچھ ممکن ہے کھانا۔ پینا۔ پیشاب کرنا۔ پاخانہ پھرنا۔ ناچنا
تھرکنا۔ نٹ کی طرح کلا کھیلنا۔ عورتوں سے جماع کرنا۔ لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتی کہ مخنث کی طرح خود
مفعول بننا۔ کوئی خباثت کوئی فضیحت اسکی شان کے خلاف نہیں وہ کھانا بھی کھاتا ہے اور بھرنے کا پیٹ اور مردی اور زنانی
علامتیں بالفعل رکھتا ہے صمد نہیں جو فدار رکھتا ہے سبوح قدوس نہیں مشکل ہے یا کم سے کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا
ہے اور یہی نہیں بلکہ اپنے آپکو جلا بھی سکتا ہے ڈبو بھی سکتا ہے زہر کھا کر یا اپنا گلا گھونٹ کر بندوق مار کر خودکشی بھی کر
سکتا ہے اسکے ماں باپ جورو بیٹیاں سب ممکن ہیں بلکہ ماں باپ ہی سے پیدا ہوا ہے۔ ربڑ کی طرح پھیلنا سمٹتا ہے رقاصہ کی طرح
چوکتا ہے ایسے کو جسکا کلام فنا ہو سکتا ہے جو بندوں کے خوف کے باعث جھوٹ سے بچتا ہے کہ کہیں وہ مجھے جھوٹا نہ سمجھ
لیں بندوں سے مرا چھپا کر پیٹ بھر کر جھوٹ بک سکتا ہے ایسے کو جس کی خبر کچھ ہے اور علم کچھ خبر سچی ہے تو علم جھوٹا علم سچا
ہے تو خبر جھوٹی ایسے کو جو سزا دینے پر مجبور ہے نہ دے تو بے غیرت ہے معاف کرنا چاہے تو حیلے ڈھونڈھتا ہے خلق کی آڑ لیتا
ہے ایسے کو جسکی خدائی کی اتنی حقیقت کہ جو شخص ایک پیڑ کے پتے گن دے اسکا شریک ہو جائے جیسے اپنا سے بڑھ کر مقرب بیسوں
کو بنایا جو اس کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں جو خود ہوں چماروں سے لائق تمثیل ہیں۔ ایسے کو جس نے اپنے کلام میں
خود شرک بونے اور رچا بچا بندوں کو شرک کا حکم دیا۔ قرآن عظیم کو فرمائے اغنٰہم اللہ و رسولہ من فضلہ انہیں اللہ و رسول نے
اپنے فضل سے دولتمند کر دیا اور مسلمانوں کو اس کہنے کی ترغیب دے حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ و رسولہ
ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتے ہیں اللہ و رسول ہمیں اپنے فضل سے اور وہابیہ کا خدا اسمٰعیل دہلوی کے کان میں....

ضرب ۴۸ بر وہابیہ ضرب ۴۹ بر وہابیہ ضرب ۵۰ بر وہابیہ ضرب ۵۱ بر وہابیہ ضرب ۵۲ بر وہابیہ ضرب ۵۳ بر وہابیہ ضرب ۵۴ بر وہابیہ

موضوع عقائد پر مستند اور لاجواب کتاب



# المعتقد المنتقد

تصنیف لطیف

سیف اللہ المسلول حضرت علامہ شاہ رسول قادری عثمانی بدایونی علیہ الرحمہ

# المعتمد المستند

محشی

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت، مولانا الشاہ

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قادری برکاتی علیہ الرحمہ

مترجم

نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری برکاتی ازہری مدظلہ العالی

ایسے کو خدا کہتا ہے جسکے رسول کی قدر ایک ڈاکئے سے زیادہ نہیں جسکے ذمے بجز اتباع کچھ نہ رکھا جس نے ...
شے کا روشن بیان ہے ہر چیز کی پوری تفصیل ہے جسمیں اس میں کوئی بات اعتقاد کی عمل کی یا حلال ...
گئے وقت کی یہ بھی نہ بتلایا کہ ہر وقت میں کتنے رکعتیں ہیں یہ بھی نہ بتایا کہ اس کے پڑھنے کی ترکیب کیا ہے ...
رکوع سجود کیا قراءت اسکے رکن ملے بھی یا نہیں اگرچہ اس نے کہیں اسکا اظہار نہ کیا تو ان میں ...
مفسدات کیا کیا ہیں کیونکر جاتی ہے کیونکر ہوتی ہے سب سے بڑا فرض ایمان ہے جسمیں تو یہ گول مجمل ...
پتہ ہی نہ چلے اور دعوی دم ہے کہ جملہ اشیاء کا روشن بیان ہے مزہ یہ کہ متواترات کی حرکات ...
کچھ حجت نہیں اپنی کتاب کیا وہ خود ہمارے ہاتھ میں دے گیا یہ بھی تو ہمکو تواتر ہی سے ملی جب تواتر ...
حجت نہیں غرض بیان اسلام سب برباد و ناکام وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ کیا اس نے خدا کو ...
العرش عما یصفون ۰ قادیانی ایسے کو خدا کہتا ہے جس نے چار سو جھوٹوں کو اپنا نبی کیا اُن سے جھوٹ ...
کہلوائیں جس نے بیٹے کو ایک عظیم الشان رسول بنایا جسکی نبوت پر اصلاً دلیل نہیں بلکہ اسکی نفی نبوت پر دلائل ...
بدیہی ملعون ذوالقرنا تھا جسکی تین دادیاں نانیاں زناکار کسبیاں ایسے کو جس نے ایک بڑھیا کے ...
کہہ دیا کہ ہم نے بے باپ کے بنایا اور اسپر یہ فخر کی جھوٹی ڈینگ دی کہ یہ ہماری قدرت کی کیسی ...
جسنے ایک بدچلن عیاش کو اپنا نبی کیا جسے ایک یہودی فتنہ گر کو اپنا رسول کرکے بھیجا جسکے پیچھے ...
کو تباہ کردیا ایسے کو جو اسے ایکبار دنیا میں لاکر دوبارہ لانے سے عاجز ہے وہ جس نے ایک شعبدہ باز ...
والی مکروہ حرکات قابل نفرت حرکات جھوٹے بے ثبات کو اپنی آیات بینات بتایا ایسے کو جسکی آیات ...
لعب ہیں اتنی بے اصل کہ عام ولیسے عجائب کرلیتے تھے اور اب بھی کر دکھاتے ہیں بلکہ آجکل کے کرشمے ...
بے لاگ ہیں اہل کمال تو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے ایسے کو جسنے اپنا سب سے پیارا بروزی خاتم النبیین ...
میں بھیجا مگر اپنی جھوٹ فریب تمسخر ٹھٹول کی چالوں سے اسکے ساتھ بھی نہ چوکا اس سے کہہ دیا کہ تیری ...
اس حمل سے بیٹا ہوگا جو انبیاء کا چاند ہوگا بادشاہ اسکے کپڑوں سے برکت لیں گے بروزی بیچارہ ...
آکر اسے اشتہاروں میں چھاپ بیٹھا اُسے تو یوں ملک بھر میں جھوٹا بننے کی ذلت و رسوائی اوڑھنے کیلئے ...
پیٹ میں لڑکی گل پھرا دی مٹی پلیدی بروزی بیچارہ کو اپنی غلط فہمی کا اقرار چھاپنا پڑا اور اب پھر ...
اب کی یہ مسخرگی کی کہ بیٹا دیکر امید دلائی ڈھائی برس کے بچے ہی کو ... نبیوں کا چاند بننے ...
کو اسکے کپڑوں سے برکت لینے دی غرض اپنے چہیتے بروزی کا جھوٹا کذب ناخوب اچھالا اور اسپر مزہ یہ کہ ...

# شرح المواقف

للقاضي عضد الدين عبد الرحمن الإيجي المتوفى سنة ٧٥٦هـ

تأليف

السيد الشريف علي بن محمد الجرجاني

المتوفى سنة ٨١٦هـ

ومعه

## حاشيتا السيالكوتي والجلبي

على شرح المواقف

المجلد الرابع

٧-٨

النورية الرضوية پبلشنگ کمپنی

لاهور باكستان

# برقِ آسمانی

بر

حضرت علامہ
مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی

فتنۂ شیطانی

فتنۂ شیطانی

البرہان

سنی دارالاشاعت فیصل آباد کا سلسلہ تبلیغ

# العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

## جلد اول



مصنفہ

امام اہل سنت قامع بدعت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ

اعلیٰ حضرت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ


الناشر

سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ۔ فیصل آباد

لجدہ پرنٹرز۔ اردو بازار لاہور

فتركه حسن مع أنه) أي تركه (يستلزم كذبه فيما قاله أمس ومستلزم القبيح قبيح، فيلزم أن يكون هذا الترك حسناً وقبيحاً معاً وهو باطل فتعين الأول وهو أنه لا يكون قبح الكذب ذاتياً لانقلابه حسناً وهو المطلوب (قلنا: لا نسلم أن مستلزم القبيح قبيح لأن الحسن لذاته قد يستلزم القبيح فتتعدد جهة الحسن والقبح فيه وأنه غير ممتنع) فيكون مثلاً الكلام الواحد من حيث تعلقه بالمخبر عنه على ما هو به حسناً ومن حيث استلزامه للقبيح الذي هو الكذب فيما قاله أمس قبيحاً، ومثل ذلك جائز عند الجبائية القائلين بالوجوه والاعتبارات فلا ينتهض هذا المسلك حجة عليهم. كما أن الوجه الثاني كذلك إذ يتجه هناك أن يقال: لم يتخلف القبح عن الكذب بل هو قبيح باعتبار تعلقه بالمخبر عنه لا على ما هو به وحسن باعتبار استلزامه للعصمة والإنجاء، وقد نبهناك على ذلك (أو نلتزم قبحه) أي قبح كلامه في الغد (مطلقاً لأنه قبيح إما لذاته) إن كان كاذباً (وإما لاستلزامه القبيح) إن كان صادقاً (ونقول: الحسن) كالكلام الصادق فيما نحن فيه (إنما يحسن إذا لم يستلزم القبيح) وأنت خبير بأن انقلاب الحسن إلى القبيح إنما يتأتى على القول بالوجوه الاعتبارية فضعف هذا المسلك إنما يظهر إذا جعل دليلاً على بطلان مذاهب المعتزلة كلها. (الثاني:) من المسالك الضعيفة (من قال: زيد في الدار ولم يكن) زيد فيها (فقبح هذا القول إما لذاته وحده (أو مع عدم كون زيد في الدار) إذ لا قائل بقسم ثالث (والقسمان باطلان.

---

قوله: (وهو باطل فتعين الأول) نقل عن رحمه الله أن هذا إشارة إلى أن الترديد ليس بكاف، بل الأولى أن يقال: إذا جاء الغد فكذبه حسن، وإلا فتركه، وهو باطل فتعين الأول وأنت خبير بأنه لا حاجة إلى هذا إذ يكفي في إبطال التحسين والتقبيح العقليين استلزامه في هذه الصورة، إما اجتماع الحسن والقبح في شيء أو تخلف القبح عما لا يجوز تخلفه عنه فتأمل.

قوله: (لا نسلم أن مستلزم القبيح قبيح) أي لا نسلم أنه قبيح مطلقاً حتى لا يجامع الحسن في الجملة فلا ينافي هذا المنع قوله: فيتعدد جهة الحسن والقبح.

قوله: (فيكون مثلاً الكلام الواحد إلخ) إنما قال: مثلاً لأن ترك الكذب قد يحصل بالسكوت فليس يلزم على الشق الثاني أن يتحقق كلام يكون حسناً وقبيحاً باعتبارين، وبهذا يندفع ما قيل من أن قوله: والكلام الواحد لا يلائم السياق فإن الكلام في ترك الكذب وهو المستلزم للقبح لا الكلام الصادق.

قوله: (وإما لاستلزامه القبيح إلخ) فإن قلت: يلزم على هذا أن يكون ترك القبيح قبيحاً قلت: بطلان اللازم ممنوع عندكم فإن ترك القبيح إذا كان مستلزماً لقبيح آخر يكون قبيحاً.

قوله: (على بطلان مذاهب المعتزلة كلها) لكن الظاهر أنه لإبطال قول من يقول: القبح معلل بالذات، حيث قال: فكذبه إما حسن فليس الكذب قبيحاً لذاته.

علیہ وسلم کی نظیر ممتنع بالذات نہیں ہے، بلکہ نظیر اس لیے محال ہے کہ آپ کا خاتم النبیین ہونا اللہ تعالیٰ کے خبر دینے سے ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ کی خبر میں کذب ممتنع بالغیر اور ممتنع بالغیر ہونا امکانِ ذاتی کے منافی نہیں ہے اور اگر امتناع سے مراد امتناع بالغیر ہے تو صغرٰی مسلم ہے، لیکن کبرٰی میں کلام ہے کہ اس جگہ ممتنع کس معنیٰ میں ہے؟ اگر اس جگہ بھی ممتنع بالغیر مراد ہو تو حدِ اوسط مکرر ہے لیکن کبرٰی ممنوع ہے کیونکہ ہمیں یہ تسلیم نہیں ہے کہ جس چیز کا وجود ممتنع بالغیر ہو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل نہیں ہے جب کبرٰی میں ممتنع سے مراد ممتنع بالذات ہو تو کبرٰی کی صحت میں شک نہیں ہے لیکن حد اوسط مکرر نہ ہوئی اور (اصغر کا اکبر کے تحت) اندراج لازم نہ آیا۔ اس گفتگو سے واضح ہو گیا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل کے واقع ہونے سے جو محال لازم آیا ہے وہ امتناعِ بالغیر کی وجہ سے ہے نہ کہ امکانِ ذاتی کی بنا پر۔

مخفی نہ رہے کہ یہ جواب ہمارے مقصد کے منافی نہیں ہے، کیونکہ ایسا ممکن بالذات جس کا واقع نہ ہونا نصِ قرآنی سے ثابت ہو اس کے وقوع کے ساتھ تین صفات کا تعلق برابر ہے۔ ۱۔ قدرت کا تعلق۔ ۲۔ ارادہ کا تعلق جس کا مطلب ہے دو مقدوروں میں سے ایک کو وقوع کے ساتھ خاص کرنا۔ ۳۔ خلق کا تعلق جس کا معنیٰ ہے شے کا عدم سے فعلیت اور وجود کی طرف نکالنا۔ خلاصہ یہ کہ جس ممکن کے واقع نہ ہونے کی خبر خود اللہ تعالےٰ نے دی ہے اس کا واقع ہونا ممتنع بالذات کی طرح قدرت سے خارج ہے اور اگر فرض کیا جائے کہ امتناع بالغیر بھی قدرت کے متعلق ہونے کے منافی نہیں ہے اور بہت سے افراد مظہر تجلیاتِ افضل المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم وسلم کی ذاتِ اقدس کے مماثل، امکانِ ذاتی اور تصورِ عقل کے پیشِ نظر صرف اس اعتبار سے کہ وہ ممکن ذاتی ہیں، قطع نظر امورِ خارجیہ اور

فيستحيل صدوره عنه تعالى (وإما لغرض عائد إلى الله تعالى وهو منزه) عن ذلك لتعاليه عن الانتفاع والتضرر، (أو إلى العبد إما في الدنيا وإنه) أي الإتيان بها (مشقة بلا حظ) دنيوي فإن العبادة عناء وتعب وقطع للنفس عن شهواتها، (وإما في الآخرة وذلك إما تعذيبه) عليها (وهو قبيح) جداً (أو نفعه وهو المطلوب. الجواب: منع وجوب الغرض، وقد مر مراراً) كثيرة، (وإما العقاب ففيه بحثان. الأول: أوجب جميع المعتزلة والخوارج عقاب صاحب الكبيرة) إذا مات بلا توبة ولم يجوزوا أن يعفو الله عنه (لوجهين. الأول: أنه) تعالى (أوعد بالعقاب) على الكبائر (وأخبر به) أي بالعقاب عليها (فلو لم يعاقب) على الكبيرة وعفا (لزم الخلف في وعيده والكذب في خبره وإنه محال. الجواب: غايته وقوع العقاب فأين وجوبه) الذي كلامنا فيه إذ لا شبهه في أن عدم الوجوب مع الوقوع لا يستلزم خلفاً ولا كذباً، لا يقال: إنه يستلزم جوازهما وهو أيضاً محال لأنا نقول: استحالته ممنوعة كيف وهما من الممكنات التي تشملها قدرته تعالى. (الثاني: أنه إذا علم المذنب) أي المرتكب للكبيرة (أنه لا يعاقب على ذنبه) بل يعفى عنه لم ينزجر عن الذنب بل (كان ذلك تقريراً له على ذنبه) وعدم التوبة عنه (و) كان (إغراء للغير عليه وإنه قبيح مناف لمقصود الدعوة) إلى الطاعات وترك المنهيات (الجواب: منع تضمنه) أي تضمن عدم وجود العقاب (للتقرير والإغراء، إذ شمول الوعيد وتعريض الكل العقاب وظن الوفاء بالوعيد فيه من الزجر والردع ما لا يخفى، واحتمال العفو عن البعض احتمالاً مرجواً لا ينافي ذلك)، يعني أن الوعيد عام يتناول كل واحد من المذنبين بظاهره الذي يقتضي ظن الوفاء به في حقه فيحصل لكل منهم الظن بكونه معاقباً بذنبه، وذلك كاف في زجر العاقل عن استقراره على ذنبه بعدم التوبة عنه وفي ردع غيره عن اقترافه، وأما توهم العفو الناشئ

---

قوله: (والجواب منه وجوب الغرض) ولو سلم فالغرض التفضل بالنفع فأين الوجوب.

قوله: (لأنا نقول: استحالته ممنوعة) فإن قلت: الكذب نقص يستحيل عليه تعالى إجماعاً، ولا شك أن جواز المحال محال. قلت: الظاهر أن هذا الكلام بالنسبة إلى المعتزلة وهم لا يقولون إلا بالكلام اللفظي، وقد سبق أن النقص في الكلام اللفظي من قبيل القبح العقلي الذي نحن لا نقول به، نعم ثبت بخبر النبي عليه السلام انتفاء الكذب في كلامه مطلقاً، وأما أنه أمر محال في نفسه بناء على أنه نقص فممنوع، بقي هاهنا بحث وهو أن مراد المعتزلة بكون الشيء واجباً عليه تعالى أن الحالة اللائقة والحكمة المناسبة لمثل ذلك الحكيم أن يأتي به لا أنه ممتنع عقلاً بحيث لا يكون مقدوراً له وإلا يكون الباري تعالى موجباً بالنسبة إليه وهم مع إيجابهم عليه تعالى ما أوجبوه قائلون بكون الله تعالى مختاراً بلا خلاف منهم فعلى هذا اندفاع أصل استدلالهم بما ذكروه في حيز الجواب محل كلام، فليتأمل.

گذریا، اور واقعی بقول در بھنگی صاحب کے تعلیمی باپ محمود الحسن دیوبندی صاحب کے جب یہ کلیہ ہے کہ انسان جو کچھ اپنے لئے کر سکے اُن کا معبود اپنے لئے کر سکتا ہے، تو شعلبچی کی طرح رنڈی کے ساتھ گھومے گا بھی، خود بھی ناچے گا، اور ڈگڈگی بجا کر بندر نچا کر اُسے اپنے پاس گھمائے گا بھی، نٹ کی طرح بانس پر چڑھ کر کلا کھیلے گا، کیا کچھ نہ کر سکے گا۔ ایسے تماشے معبود پر اُف اور اس کے اعجوبہ پرست عابدوں پر لعنت، مگر سخت عجب یہ ہے، کہ اگر ایک مجلس میں چار رنڈیاں ناچتی ہوں، اور آن واحد میں وہ چاروں جہات مختلفہ کو اپنی سمت بدلیں، ان کا خدا اگر اُس وقت ایک ہی سمت بدل سکا، تو تین رنڈیوں کے فعل پر قادر نہ ہوا، اور اگر آن واحد میں چاروں سمت کو بدلا، تو یہ رنڈیاں تو چار تھیں، انہوں نے ایک ایک جہت بانٹ لی، یہ کہ واحد کہلاتا ہے، کدھرے اپنے چار ٹکڑے کرے گا، ایک آن میں چار جہتیں کیسے بدلے گا؟ (۱۵) ایک دیوبندی نے کہ در بھنگی صاحب کا عالم معتمد اور دیوبندی دھرم کا منادی مستند ہے، اپنی ادلۂ واہیہ صفحہ ۱۴۲ میں خدا کا جورو بیٹا بھی ممکن مان لیا اور اُس پر دلیل یہ کہ عقلاً محال ہوتا، تو نصاریٰ نے اتنے بڑے عقلمند ایسے حکیم، ایسے صناع ہیں یہ کیوں مانتے؟ اللہ اللہ ؎

چشم باز و گوش باز و ایں ذکا ٭ خیرہ ام در چشم بندے خدا

طرفہ یہ کہ جورو ماننے کا نصاریٰ پر بھی افترا کر دیا وہ تو کوئی بات جھوٹ سے خالی نہ ہو، دیوبندی صاحب نری جورو نہ کہو خصم بھی پکارو کہ تمہارے معبود کا خنثے ہونا تمہارے امام کا مذہب بتا چکا ہے (۱۶) احمق بے دینو! تم نے یہی جانا کہ افعال عباد کا خالق کون ہے؟ وہ کس کی قدرت سے واقع ہوتے ہیں، بندے کو ظاہری قدرت جو ہے وہ کس محل سے ظہور تعلق فعل ہے، اور کمال کفر پرستی سے اللہ تعالیٰ کا کذب ممکن بنانے کو کل مقدور العبد مقدور اللہ کے یہ معنے گڑھ لیے کہ جو کچھ بندہ اپنے لئے کر سکے خدا اپنے لئے کر سکتا ہے۔ اس لعین مغالطہ ابلیسیہ کا پورا حل دامانِ باغ سبحٰن السبوح میں دیکھو، اور خدا توفیق دے۔ تو

---

ہو بعض ... بیٹا قبول ہے تو خدا بھی عقلاً ممکن ہو گئے ورنہ اتنے بڑے کاریگر کیسے اس کے قائل ہوتے تف تف تف ۱۲

# تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ

# شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



تصنیف

امام حکمت و کلام علامہ محمد فضل حق خیرآبادی

ترجمہ

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی

مکتبہ قادریہ ۔ لاہور

منشف فى حقه تعالى (ثم قال) أى صاحب العمدة (لا يوصف) الله (تعالى بالقدرة على الظلم والسفه والكذب لان المحال لا يدخل تحت القدرة) أى لا يصلح متعلقا لها (وعند المعتزلة يقدر) تعالى على كل مما ذكر (ولا يفعل اه) كلام صاحب العمدة (و) كأنه انقلب عليه ما نقله عن المعتزلة اذ (لاشك فى أن سلب القدرة عما ذكر) من الظلم والسفه والكذب (هو مذهب المعتزلة وأما ثبوتها) أى القدرة على ما ذكر (ثم الامتناع عن متعلقها) اختيارا (فبمذهب) أى فهو بمذهب (الاشاعرة أليق) منه بمذهب المعتزلة (و) لا يخفى ان هذا الاليق أدخل فى التنزيه أيضا اذ (لاشك) فى (أن الامتناع عنها) أى عن المذكورات من الظلم والسفه والكذب (من باب التنزيهات) عما لا يليق بجناب قدسه تعالى (فيسبر) بالبناء للمفعول أى يختبر (العقل فى أن أى الفصلين أبلغ فى التنزيه عن الفحشاء أهو القدرة عليه) أى على ما ذكر من الامور الثلاثة (مع الامتناع) أى امتناعه تعالى (عنه مختارا) لذلك الامتناع (أو الامتناع) أى امتناعه عنه (لعدم القدرة) عليه (فيجب القول بأدخل القولين فى التنزيه) وهو القول الاليق بمذهب الاشاعرة (هذا الذى ذكرنا

---

(قوله ثم قال) يعنى صاحب العمدة (ولا يوصف الله تعالى بالقدرة على الظلم والسفه والكذب لان المحال لايدخل تحت القدرة وعند المعتزلة يقدر ولايفعل اه ولاشك فى أن سلب القدرة عما ذكر هو مذهب المعتزلة وأما ثبوتها ثم الامتناع عن متعلقها فبمذهب الاشاعرة أليق) قلت نقله عن المعتزلة أكابر المتكلمين كأبى المعين وغيره (قوله ولاشك أن الامتناع عنها من باب التنزيهات فيسبر العقل فى ان أى الفصلين أبلغ فى التنزيه عن الفحشاء أهو القدرة عليه مع الامتناع منه مختارا أو الامتناع لعدم القدرة فيجب القول بأدخل القولين فى التنزيه) قلت من يجوز منه وقوع تلك الامور فامتناعه مع القدرة أبلغ لكن البارى لايجوز منه الوقوع فلا يجوز وصفه بالقدرة عليه لان

...جب نہیں آتا اسکے باندی کی نسل چڑھا کر کمزور کیا۔ ایسے کو جسکا بیٹا اسے بلا بخشتا ہے آریوں سکالشو کی تو ان کسی کی جان کی
...کو بھی جب بیٹوں کے علاوہ بیٹا اسے عزت بخشتا ہے کیوں نہ ہو بھوت ایسے ہی ہوتے ہیں انکے پیر نے محض بھی ہم نہیں
...ایسی حسن کشی نا انصافی ہے۔ ایسے کو جو یقیناً دغا باز ہے۔ پچھتاتا بھی ہے تھک جاتا بھی ہے ایسے کو جسکی در وجود اس
...دونوں کی زنا کار دھر بھری کی فاحشہ۔ ایسے کو جسکے لئے زنا کی کمائی فاحشہ کی خرچی کرال مقدس پاک کمائی ہے ایسے کو
...باندی غلام بنانا جائز ہو مگر نصاریٰ کے دھرم میں حد درجے کی ناپاک ظالمانہ وحشیانہ حرکت کی اور ہم خاکی کام
...کیلئے نہیں بلکہ موسیٰ کو حکم دیا کہ مخالفوں کی عورتیں پکڑ کر حرم بناؤ ان سے ہمبستری کرو ایسے کو جسکی شریعت
...باطل ہے اس سے راست بالکل نہیں آتی ہے ایمان سے کچھ علاقہ نہیں جو اسکی شریعت پر عمل کرے ملعون ہے
...اکلوتا بیٹا خود ہی ملعون ہے پھر بھی ایسی لعنتی شریعت پر عمل کا حکم دیتا بندوں سے اس کا التزام مانگتا
...عذاب کرتا ہے ایسے کو جو اتنا جاہل کہ نہایت سیدھا سادا حساب نہ کر سکا بیٹے کو باپ سے عمر میں بڑا بنا گیا
...کو جو اتنا بھلکڑ کہ اپنے اکلوتے کے باپوں کی صحیح گنتی نہ گنا سکا کہیں اور ڈھنگ اسکے ستائیس باپ کہیں پندرہ کہیں
...بیالیس باپ وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔ کیا انہوں نے خدا کو جانا حاشا للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ۰
...ایسے کو خدا کہتا ہے جو پیمبر کی زنجیروں میں جکڑا ہے اسکے خلاف کچھ نہیں کر سکتا اور نہ کچھ بھی اتنا جو پیمبر کی سمجھ میں
...جو اسکی ناقص عقل سے وراء ہے معجزہ ہو یا قدرت سب باور ہوا ہے ایسے کو جسکے بیٹے نے دغا کی بدترین ملعونان جھوٹا
دین اسلام سچا کہ اس میں باندی غلام بنانا حلال کیا (اگرچہ پیر پیمبر کے نزدیک ابتدا ہی میں) اور وہ دین جسمیں باندی
...بنانا حلال ہوا ہو پیمبری کے نزدیک خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہو سکتا ایسے کو جس نے مدتوں اسلام میں اپنی خلاف
...باتیں ناپاک چیزیں اصلی ظلم صحبت نا انصافی روا رکھی ایسی بد باتیں بہائم کی حرکتیں کہ ایک لمحہ کیلئے بھی یہ بات
نہیں مانی جاسکتی کہ سچا مذہب جو خدا کی طرف سے اترا ہو اسمیں ایسے امور جائز ہوں ایسے کو جو ان سخت ظالموں خبیث
...نا انصافی جانور سے بدتر وحشیوں کو جنکا چھوٹا بڑا اول سے آج تک ان ناپاکیوں پر اجماع کئے ہوئے ہے خیر
...کا خطاب دیتا اور اپنے چنے ہوئے بندے کہتا ہے ایسے کو جس نے کہا تو یہ کہ روشن آیتیں بھیجتا ہوں تمہیں اندھیرے
سے نکال کر روشنی میں لاتا ہوں اور کیا یہ کہ جو کبھی کچھ بکمفنی کہی تمثیل داستان پہیلیاں چیستان کو لفظ کچھ مراد کچھ
...لغۃً عرفاً کسی طرح اسکا مفہوم نہ ہو۔ فرشتے آسمان جن شیطان بہشت دوزخ حشر اجساد معراج معجزات سب باتیں
...اور نہ کبھی کیسی ایمانیات ٹھہرائیں اور دل میں یہ کہ حقیقت یہ کچھ نہیں یونہیں تو تا مینا کی سی کہانیاں کچھ سنا کر وغیرہ
...خرافات ملعونہ۔ کیا انہوں نے خدا کو جانا حاشا للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ۰ چکڑالوی

میں تھا جوزف اور اس کے پاکستانی غلام فانی اکابر سے پوچھتا ہوں وہ صاف صاف بتائیں کہ ان کے نزدیک حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ اپنے ایسے عقائد جو "سیف شیطانی" میں مذکور ہیں کے باعث مسلمان ہیں یا نہیں؟

اگر فاتحِ سومنات سلطان اسلام محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کے معلم و ہادی حضرت عارف باللہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ بھی مسلمان نہیں تو پھر کیا مسلمانی کی ٹھیکیداری کانگریسی کٹھ پتلا حسین احمد صدر دیوبند کے پاس ہے؟ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

## دو خدا کا تصور

کہتے ہیں۔ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے۔ یہی حال مناظر اسلام مصنف "سیف شیطانی" کا ہے۔ صفحہ ۱۰۲ پر لکھتا ہے۔

"بریلویوں کا خدا مشرک ہے" العیاذ باللہ

حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف "فیوضات فریدیہ" کی ایک عبارت کو خیانت کے خنجر سے ذبح کرتے ہوئے اصل مفہوم کو مسخ کر کے لکھتا ہے کہ حقیقی موجود اور حقیقی مشرک خدا جل شانہ ہے۔ مصنف "سیف شیطانی" نے اپنے اس بیان سے شرک کدہ دیوبند کے چہرہ پر سے نقاب کشائی کرتے ہوئے اہل دیوبند کے دو خداؤں کے تصور کو بے نقاب کر دیا کیونکہ اہل دیوبند کے اس جاہل مطلق وکیل نے صفحہ ۱۰۲ کی سرخی میں خود لکھا ہے "بریلویوں کا خدا مشرک ہے"۔ گویا اہل دیوبند کے نزدیک خدا بھی دو بلکہ متعدد ہو سکتے ہیں بریلویوں کا خدا جدا ہے اہل دیوبند کا جدا ہے۔ مرزائیوں کا جدا ہے شیعوں کا جدا ہے۔ دو خداؤں کا تصور پیش کر کے مصنف "سیف شیطانی" خود مشرک ہوا۔ کیونکہ بریلوی تو کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ ان کا خدا جدا ہے اور اہل دیوبند کا جدا ہے۔ اور پھر العیاذ باللہ کا کیا مطلب؟ جب (معاذ اللہ) مصنف "سیف شیطانی" کے نزدیک بریلویوں کا خدا ہے ہی جدا تو پھر اس کے مشرک ہونے پر اسے کیا غم؟ بریلویوں کے خدا کو مشرک لکھتے وقت العیاذ باللہ لکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے یہ خود بھی اپنے بقول اسی مشرک خدا کو ماننے والا ہے۔ مشرک خدا کو خدا مان کر والا بھی

بہت سی ان باتوں کا انکار کرتے ہیں جن کے بارے میں بالضرورت معلوم ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ان باتوں کو لائے جیسے کہ اجسام کا حشر اور جنت [۱۲۹] و دوزخ اور یہ دین کی ضروری باتوں کا انکار کرتے ہیں جس کے سبب وہ کافر ہیں، اور نبی بھیجنا واجب نہیں [۱۳۰] جیسا کہ معتزلہ نے اللہ تعالیٰ پر بعثت کے واجب ہونے کا قول کیا۔

اللہ تعالیٰ پر اصلح واجب ہونے کے بارے میں اپنے اصل فاسد کی وجہ سے جو معروف ہے اور علماء ماوراء النہر کی ایک جماعت نے معتزلہ کی موافقت کی اس لئے کہ انہوں نے یہ کہا کہ نبیوں کو بھیجنا باری تعالیٰ کی حکمت کے تقاضوں سے ہے، لہٰذا اس کا نہ ہونا محال ہے،، اور نسفی نے ''عمدہ'' میں فرمایا کہ نبیوں کو بھیجنا خوشخبری دیتے ہوئے، اور ڈر سناتے ہوئے حیز امکان میں ہے بلکہ حیز وجوب میں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس کا تخلف محال ہے انتہی۔ اور یہ نسفی کی من جملہ لغزشوں میں سے ہے اور اعتزل کے ساتھ ان کی رائے کے امتزاج [۱۳۱] ............

---

[۱۲۹] جنت و دوزخ کو روحانی لذت اور نفسانی تکلیف سے مؤول بتانا ان کو مفید نہیں اس لئے کہ ضروریات دین میں تاویل مردود ہے نہ سنی جائیگی اور اسی وجہ سے نیچریوں کی تکفیر واجب ہے جو (کافر دہریوں) کے مقلد ہیں کہ بہت ساری ضروریات دین کے منکر ہیں اور تاویل کے پردے میں چھپتے ہیں، اور کیا ان کا ایمان کوچ کرنیکے بعد ٹھہر سکتا ہے۔ ۱۲

[۱۳۰] اصل مسئلہ کی طرف واپسی یعنی اللہ پر رسولوں کا بھیجنا واجب نہیں ۱۲ امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[۱۳۱] اقول: ابن ہمام وغیرہ محققین کی پیروی میں مصنف علامہ قدس سرہ کی جانب سے اس جیسے مقام میں امام ہمام ابوالبرکات عبداللہ نسفی اور مذہب حنفی [illegible] سے ان کے موافقین پر بارہا مواخذہ ہوا، اور ہم اپنی گزری ہوئی بعض [illegible]

اشرف التفاسیر

# تفسیرِ نعیمی

مصنف

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اسلامیہ

۴۰ اردو بازار ★ لاہور

"رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

"خدایا! ہمیں دنیا وآخرت کی بھلائی عنایت فرما اور دوزخ کی آگ ...

(پ۲، البقرۃ: ۲۰۱)

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے نے دعا کی: "خدایا مجھے بہشت میں ... سپید (سفید) محل دے کہ جاتے وقت میرے دہنے ہاتھ پر پڑے" فرمایا: اے بیٹا! ... بہشت کا سوال کر اور دوزخ سے پناہ چاہ "فضول باتوں سے کیا فائدہ۔"(1)

ادب ۳۶: دعا میں سجع اور تکلف سے بچے کہ باعثِ شغلِ قلب و زوالِ رقت ... ہے۔ حدیث میں آیا: ((ایاکم والسجع فی الدعاء))(2)(3)

قال الرضاء: اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سجع کا آنا ... ہے نہ کہ سجع کا لانا اور محذور مسجع کرنا ہے نہ کہ مسجع ہونا کہ مشوشِ خاطر وہی ہے ...

---

۱ فی الدنیا حسنۃ ای: رحمۃ وفی الآخرۃ حسنۃ ای: الجنۃ. ۱۲ منہ قدس سرہ

یعنی دنیا میں بھلائی سے مراد رحمت اور آخرت میں بھلائی سے مراد جنت ہے۔

1 "سنن ابن ماجه"، كتاب الدعاء، باب كراهية الاعتداء في الدعاء، الحديث: ٣٨٦٤، ج٤، ص ٢٨٢.

2 یعنی دعا میں جان بوجھ کر ہم قافیہ و ہم وزن جملے استعمال نہ کئے جائیں کہ اس سے یکسوئی ختم ہو جاتی ہے اور رقت جاتی رہتی ہے۔

3 "دعا میں سجع سے بچو۔"

"إحياء علوم الدين"، كتاب الأذكار والدعوات، الباب الثاني، ج١، ص ٤٠٥.

"إتحاف السادة المتقين"، كتاب الأذكار والدعوات، الباب الثاني، ج٥، ص ٤٩.





حضرت مصنف علام قدس سرہ نے لفظ "تکلف" زیادہ فرمایا۔(1)

ادب ۳۷: راگ اور مقرر سُروں (ترنم) سے احتراز کرے کہ خلافِ ادب ہے۔

ادب ۳۸: اللہ تعالیٰ سے اپنی کُل حاجتیں مانگے۔

قال الرضاء: اس کی تحقیق حضرت مصنف قدس سرہ عنقریب افادہ فرمائیں گے۔

ادب ۳۹: بہتر ہے کہ جو دعائیں حدیثوں میں وارد اور اکثر مطالبِ دنیا وآخرت (یعنی دنیا وآخرت کی مرادوں) کو جامع ہیں انہیں پر اقتصار (اکتفا) کرے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی حاجتِ نیک دوسرے کے مانگنے کو نہ چھوڑی۔

قال الرضاء: مگر کوئی دعائے ماثور (قرآن وحدیث میں وارد دعائیں) معین نہ کرے کہ تعیین وادامت (ہمیشگی) باعثِ زوالِ رقت وقلتِ حضور ہوتی ہے۔

---

1 یعنی دعا میں جس سجع سے بچنے کا حکم ہے اس سے مراد قصداً اپنے کلام کو ہم وزن وہم قافیہ کرنا ہے کیونکہ ممانعت کی وجہ دھیان بٹنا اور یکسوئی ختم ہونا ہے اور اگر کسی کا کلام بلا تکلف مسجع (یعنی ہم وزن وہم قافیہ) ہوتا ہو تو یہ ہرگز منع نہیں، لہٰذا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو مسجع دعائیں منقول ہیں وہ ہرگز ہرگز اس ممانعت کے تحت داخل نہیں کہ وہ بلا تکلف ہیں اسی وجہ سے مصنف مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ المنان نے لفظ "متکلف" کی قید کا اضافہ فرمایا ہے۔

ہے جس کو چاہے عطا فرمائے۔ تو رب العزت نے آدم علیہ السلام کے نام کو پیش نہیں فرمایا کہ کوئی اس حقیقت کو مدنظر نہ رکھے۔ بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کے رتبہ و منزلت کو پیش فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ نبی اللہ کی حقیقت انسانی کی طرف نگاہ غیر نہ کریں۔ بلکہ اس کے مرتبے کو ملحوظ رکھیں۔ جب ملائکہ نے بطاقت غیب حضرت آدم علیہ السلام کے پیش کردہ مرتبے کو ملحوظ نہ رکھا۔ بلکہ اس کے اعمال کو اعتراضی نگاہ سے دیکھا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی حقیقت کو اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ کا ذکر فرمایا۔ جیسا کہ سی آئی ڈی والا مخالف کو گرفتار کرنے سے پہلے اس کے منہ سے مخالفت کے اظہار کے لئے چند کلمات اس کی مرضی کے کہہ دیتا ہے۔ تو مخالف جب ان الفاظ کو منہ پر لاتا ہے۔ سی آئی ڈی والا اس کو فوراً مجرم قرار دے کر گرفتار کرا دیتا ہے۔ ایسے ہی رب العزت نے مخالف نبی اللہ کو جب معلوم کر لیا کہ یہ نبی اللہ کے قدر و شان کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ یہ تو اس کے ظاہر کی طرف دیکھنے لگ گیا ہے۔ تو رب العزت نے مخالف نبی اللہ کو ظاہر کرنے کے لئے اس کے خیال کے الفاظ پیش کر کے پھر سجدے کا حکم صادر فرمایا تو تمام نوری ملائکہ تو فوراً بلا عذر ارشاد خداوندی کو سمجھ گئے۔ اور سجدے میں گر پڑے۔ لیکن جو ان کا معلم ابلیس تھا وہ اکڑا رہا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق ابلیس کے بیانات لئے تاکہ مجرم کا بیان لے کر اس کو اس کے جرم کی سزا دے۔ کیونکہ ملائکہ کو اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِیْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ کی ترغیب دینے والا اور کہلانے والا بھی وہی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ بعد میں سب کا بلا عذر سرنگوں ہونا اور صرف ابلیس کا اکڑنا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی شرارت بھی اسی کی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ کے سوال کا جواب اس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مقیاسِ نور

[illegible] پیر طریقت مناظر اسلام

ابو عبدالوہاب مولانا محمد عمر اچھروی


الناشر:

مکتبہ سلطانیہ ــ مدینہ منزل

۸۰ ـ جناح کالونی [illegible] روڈ [illegible] آباد [illegible] لاہور

فون [illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

# التفسير البيضاوي

مع

# الحواشي الجديدة



مطبوع مجتبائی پاکستان

## اشاراتِ فریدی

# مقابیس المجالس

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ


جمع و ترتیب

مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری



الفیصل

ناشران و تاجران کتب

ہر کافر ہر کتابی ہر یہود خالقیت میں اسکا شریک ہے وہ لعین اگر مستقل ہے یا اپنی قدرت سے اپنے افعال کا موجد ہے [illegible]
سوا کوئی خالق ایسے کو جس نے بہتیرا چاہا کہ میرے رب کے بعد میرا شیر مسند پر بیٹھے مگر امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے ایک نہ چلنے دی آیت اتاری وہ کتر لی اور سب اسکے کترنے پر اتفاق کیا آج تک اسکی بھی کتری ہوئی [illegible]
رسول نے تمام صحابہ کے مجمع میں اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر دکھایا اور عمامہ باندھکر اپنا ولیعہد بنایا مگر [illegible]
بند ہوتے ہی بالاتفاق تمام صحابہ نے وہ عہد و پیمان پاؤں کے نیچے مل ڈالا اور کھینچا کر کے ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو مسند نشین کر دیا اور شیر منہ دیکھتا رہ گیا نہ اسکی چلی نہ رافضی صاحبوں کے ساختہ خدا کی [illegible]
ہاتھ میں قرآن رکھا اچھا حفاظت کا وعدہ نباہا ایسا بجا اعتبار قرآن شائع کیا اچھا دین کو غلبہ دیا [illegible]
صحبت اور اسکے دین کی روایت کو چھانٹ چھانٹ کر ایسے چنے لطف و عدل و اصلح کا واجب خوب ادا کیا [illegible]
جسکا شیر اور شیر بھی کیسا غالب خدا یعنی دشمنوں کا مطیع و فرمانبردار رہا خاک بدہن ملعونان کافروں کے [illegible]
پڑھا کیا کافروں کے جھنڈے کے نیچے ٹھہرا کیا بزدلی سے دو رویہ منافق ہو کر دشمنوں کی جیسی بری تعریفیں کا [illegible]
بیت رسالت پر کیسے کیسے گھنونے گھنونے ظلم دیکھا اور ڈر کے مارے دم نہ مارا بلکہ انہی مدح و ستائش سے [illegible]
یہاں تک کہ کافر لوگ اسکی سگی بیٹی چھین کر لیگئے اور بی بنایا اور وہ تیوری پر میل نہ لایا ویسا ہی انکا خادم و ہمدم بنا رہا
اور وہ کیا کرے رافضی دھرم میں رسول ہی کو یہ توفیق تھی کہ بیٹیاں دے تو کافروں منافقوں سے اور بیٹیاں [illegible]
منافقوں کو اور اپنا یار و انیس و وزیر و جلیس بنائے تو کافروں منافقوں کو اور وہ بھی کیا کرے روافض کا خدا ہی ان
ظالموں کافروں کے بڑے بڑے مناقب اپنے کلام میں اتارتا رہا جسکے لاکھ کے مجمع میں مقبول تو فقط چار چھ باقی سب [illegible]
اور وہ اس بھری جماعت میں بلا تعیین عام صیغوں سے عام وصفوں سے مہاجرین و انصار و صحابہ کہہ کہہ کر تعریفیں
کرتا بندوں کو دھوکے دیتا دو ٹوک بات نہ کہنی تھی نہ کہہ سکا۔ ایسے کو جس نے ان موجود حاضروں میں اپنے نیک
بندوں کو مخاطب کر کے وعدہ دیا کہ ضرور ضرور تمہیں اس زمین کی خلافت دونگا اور تمہارا دین تمہارے لئے جما دونگا
اور تمہارا خوف امن سے بدل دونگا کاش وہ کسی کیلئے ان میں سے کچھ نہ کرتا تو نرا وعدہ خلاف ہی رہتا نہیں
اس نے کی اور الٹی کی اپنے نیک بندوں کے بدلے خاک بدہن ملعونان کافروں کو زمین عرب کی خلافت دی اور انہیں کا
دین خوب جما دیا اور انہیں کے خوف کو امن سے بدل دیا۔ بے چارے چھ نیک بندے بے بس بیچارے ترساں ہراساں خوف
کے مارے انہوں نے انکی خدمتگاری فرمانبرداری کرتے دن گزارے جس نے روشن کر دیا کہ کافر ہی اسکے نیک بندے ہیں
تو وعدہ خلاف دغاباز حق کا چھپانے والا باطل کا چمکانے والا بندوں کو دھوکے دیکر الٹی سمجھانے والا سب کچھ ہوا

اشاراتِ فریدی

# مقابیس المجالس

(حصہ سوم)

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ

جمع و ترتیب

مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

الفیصل
ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فوت ہو گئے ہیں لیکن حاجی امداد اللہ صاحب جو بہت کامل بزرگ ہیں زندہ ہیں۔ اس کے بعد فرمایا۔ دیوبند، دہلی، سہارنپور اور گنگوہ کے اکثر جید علماء حاجی امداد اللہ صاحب کے مرید ہیں۔

## مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد قاسم

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بھی حاجی صاحب کے مرید اور خلیفہ اکبر ہیں۔ ان کے اور خلفاء بھی بہت ہیں چنانچہ مولوی محمد قاسم صاحبؒ اور مولوی محمد یعقوب صاحب وغیرہم۔[۱] (حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ کا مقام پیدائش ممکن ہے بقول حضرت خواجہ علیہ رحمتہ پانی پت ہو۔ لیکن بعد میں آپ تھانہ بھون میں رہتے تھے جو سہارنپور کے قریب ہے۔ پہلے آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں مرید ہوئے۔ وصال شیخ کے بعد آپ حضرت شیخ میاں جیو نور محمد جھنجھانوی قدس سرہٗ کے ہاتھ پر مرید ہونے سے سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں داخل ہو گئے۔ اگرچہ دار العلوم دیوبند کے بانی مبانی مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مشہور ہیں لیکن دراصل یہ دار العلوم حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہٗ کے حکم پر جاری ہوا۔ ہندوستان سے ہجرت کی وجہ یہ تھی کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں آپ نے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند فرمایا اور فوج تیار کر کے ان کے خلاف لڑتے رہے اور کئی ایک مقامات پر فتح بھی حاصل کی۔ ان تمام معرکوں میں سے شاملی کی جنگ زیادہ مشہور رہی ہے جہاں آپ کی فوج نے انگریزی فوج پر فتح حاصل کی تھی۔ لیکن جب بالآخر انگریز غالب آ گئے اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور مولانا محمد قاسمؒ کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے تو آپ ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے۔ لیکن مولانا رشید احمد صاحبؒ گرفتار ہو گئے تھے اور کافی عرصہ جیل میں

۱۔ حضرت خواجہ صاحبؒ کے اس ملفوظ سے ثابت ہوا کہ مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد قاسم نانوتوی وغیرہم علمائے دیوبند صحیح معنوں میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ اور اہل طریقت تھے حالانکہ بعض صوفی حضرات ان کو غلط فہمی سے وہابی کہتے ہیں۔

فتركه حسن مع أنه) أي تركه (يستلزم كذبه فيما قاله أمس ومستلزم القبيح قبيح) فيلزم أن يكون هذا الترك حسناً وقبيحاً معاً وهو باطل فتعين الأول وهو أنه لا يكون قبح الكذب ذاتياً لانقلابه حسناً وهو المطلوب (قلنا: لا نسلم أن مستلزم القبيح قبيح لأن الحسن لذاته قد يستلزم القبيح فتتعدد جهة الحسن والقبح فيه وأنه غير ممتنع) فيكون مثلاً الكلام الواحد من حيث تعلقه بالمخبر عنه على ما هو به حسناً ومن حيث استلزامه للقبيح الذي هو الكذب فيما قاله أمس قبيحاً، ومثل ذلك جائز عند الجبائية القائلين بالوجوه والاعتبارات فلا ينتهض هذا المسلك حجة عليهم. كما أن الوجه الثاني كذلك إذ يتجه هناك أن يقال: لم يتخلف القبح عن الكذب بل هو قبيح باعتبار تعلقه بالمخبر عنه لا على ما هو به وحسن باعتبار استلزامه للعصمة والإنجاء، وقد نبهناك على ذلك (أو نلتزم قبحه) أي قبح كلامه في الغد (مطلقاً لأنه قبيح إما لذاته) إن كان كاذباً (وإما لاستلزامه القبيح) إن كان صادقاً (ونقول: الحسن) كالكلام الصادق فيما نحن فيه (إنما يحسن إذا لم يستلزم القبيح) وأنت خبير بأن انقلاب الحسن إلى القبيح إنما يتأتى على القول بالوجوه الاعتبارية فضعف هذا المسلك إنما يظهر إذا جعل دليلاً على بطلان مذاهب المعتزلة كلها. (الثاني:) من المسالك الضعيفة (من قال: زيد في الدار ولم يكن) زيد فيها (فقبح هذا القول إما لذاته) وحده (أو مع عدم كون زيد في الدار) إذ لا قائل بقسم ثالث (والقسمان باطلان

---

قوله: (وهو باطل فتعين الأول) نقل عن رحمه الله أن هذا إشارة إلى أن الترديد ليس بكاف، بل الأولى أن يقال: إذا جاء الغد فكذبه حسن، وإلا فتركه، وهو باطل فتعين الأول وأنت خبير بأنه لا حاجة إلى هذا إذ يكفي في إبطال التحسين والتقبيح العقليين استلزامه في هذه الصورة، أما اجتماع الحسن والقبح في شيء أو تخلف القبح عما لا يجوز تخلفه عنه فتأمل.

قوله: (لا نسلم أن مستلزم القبيح قبيح) أي لا نسلم أنه قبيح مطلقاً حتى لا يجامع الحسن في الجملة فلا ينافي هذا المنع قوله: فيتعدد جهة الحسن والقبح.

قوله: (فيكون مثلاً الكلام الواحد إلخ) إنما قال: مثلاً لأن ترك الكذب قد يحصل بالسكوت فليس يلزم على الشق الثاني أن يتحقق كلام يكون حسناً وقبيحاً باعتبارين، وبهذا يندفع ما قيل من أن قوله: والكلام الواحد لا يلائم السياق فإن الكلام في ترك الكذب وهو المستلزم للقبح لا الكلام الصادق.

قوله: (وإما لاستلزامه القبيح إلخ) فإن قلت: يلزم على هذا أن يكون ترك القبيح قبيحاً قلت: بطلان اللازم ممنوع عندكم فإن ترك القبيح إذا كان مستلزماً لقبيح آخر يكون قبيحاً.

قوله: (على بطلان مذاهب المعتزلة كلها) لكن الظاهر أنه لإبطال قول من يقول: القبيح معلل بالذات، حيث قال: فكذبه إما حسن فليس الكذب قبيحاً لذاته.

من شرط البدل جواز طرح المبدل منه مطلقاً ليلزم منه بقاء الموصول بلا راجع أو خبر مضمر أو مفعوله مثل هو
أو أعني ولا يجوز إبداله من ما أمرتني به فإن المصدر لا يكون مفعول القول ولا أن تكون أن مفسرة لأن الأمر مسند إلى الله تعالى وهو
لا يقول اعبدوا الله ربي وربكم والقول لا يفسر بل الجملة تحكى بعده إلا أن يؤول القول بالأمر فكأنه قيل ما أمرتهم إلا بما أمرتني
به أن اعبدوا الله وكنت عليهم شهيداً رقيباً عليهم أمنعهم أن يقولوا ذلك ويعتقدوه أو مشاهداً
لأحوالهم من كفر وإيمان ما دمت فيهم فلما توفيتني بالرفع إلى السماء لقوله تعالى إني متوفيك ورافعك إلي والتوفي أخذ الشيء وافياً
والموت نوع منه قال الله تعالى الله يتوفى الأنفس حين موتها والتي لم تمت في منامها كنت أنت الرقيب عليهم
المراقب لأحوالهم فتمنع من أردت عصمته من القول به بالإرشاد إلى الدلائل والتنبيه عليها بإرسال الرسل
وإنزال الكتب وأنت على كل شيء شهيد مطلع عليه مراقب له إن تعذبهم فإنهم عبادك أي إن تعذبهم فإنك
تعذب عبادك ولا اعتراض على المالك المطلق فيما يفعل بملكه وفيه تنبيه على أنهم استحقوا ذلك لأنهم
عبادك وقد عبدوا غيرك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم فلا عجز ولا استقباح فإنك القادر القوي
على الثواب والعقاب الذي لا يثيب ولا يعاقب إلا عن حكمة وصواب فإن المغفرة مستحسنة لكل مجرم فإن عذبت فعدل وإن
غفرت ففضل وعدم غفران الشرك بمقتضى الوعيد فلا امتناع فيه لذاته ليمتنع الترديد والتعليق بإن قال
الله هذا يوم ينفع الصادقين [illegible] صدقهم وقرأ نافع يوم بالنصب على أنه ظرف لقال وخبر هذا محذوف أو ظرف
مستقر وقع خبراً [illegible] من كلام عيسى عليه السلام واقع يوم ينفع وقيل إنه خبر ولكن بني
على الفتح لإضافته [illegible] بصحيح لأن المضاف إليه معرب والمراد بالصدق الصدق في الدنيا لأن
النفع ما كان [illegible] جنات تجري من تحتها الأنهار خالدين فيها أبداً رضي الله عنهم ورضوا
[illegible] للنفع لله ملك السموات والأرض وما فيهن وهو على كل شيء قدير تنبيه على كذب
[illegible] وإنما لم يقل ومن فيهن تغليباً للعقلاء وقال ما فيهن اتباعاً لهم غير أولي العقل
[illegible] والنزول عن رتبة العبودية وإهانة بهم تنبيهاً على المجانسة المنافية للألوهية ولأن
[illegible] فهو أولى بإرادة العموم عن النبي صلى الله عليه وسلم من قرأ سورة المائدة أعطي من الأجر عشر
[illegible] له عشر درجات بعدد كل يهودي ونصراني يتنفس في الدنيا

## [illegible] من قوله تعالى قل تعالوا وهي مائة وخمس وستون آية

## [illegible] الرحمن الرحيم

[illegible] أخبر بأنه تعالى حقيق بالحمد ونبه على أنه المستحق له على
[illegible] ليكون حجة على الذين هم بربهم يعدلون وجمع السموات دون
[illegible] مختلفة بالذات متفاوتة الآثار والحركات وقدمها لشرفها وعلو مكانها
[illegible] والظلمات والنور أنشأهما والفرق بين خلق وجعل الذي له مفعول واحد

كما ترهمره (تفريع على) ثبوت (الكلام) لله تعالى وهو أنه (يمتنع عليه الكذب اتفاقاً أما عند المعتزلة فلوجهين: الأول أنه) أي الكذب في الكلام الذي هو عندهم من قبيل الأفعال دون الصفات (قبيح وهو) سبحانه (لا يفعل القبيح وهو بناء على أصلهم في إثبات حكم العقل) بحسن الأفعال وقبحها مقيسة إلى الله تعالى وستعرف بطلانه. (الثاني: أنه مناف لمصلحة العالم) لأنه إذا جاز وقوع الكذب في كلامه ارتفع الوثوق عن إخباره بالثواب والعقاب وسائر ما أخبر به من أحوال الآخرة والأولى وفي ذلك فوات مصالح لا تحصى (والأصلح واجب عليه) تعالى عندهم فلا يجوز إخلاله به (والجواب: منع وجوب الأصلح)، إذ لا يجب عليه شيء أصلاً بل هو متعال عن ذلك قطعاً، (وأما) امتناع الكذب عليه (عندنا فثلاثة أوجه: الأول. أنه نقص والنقص على الله تعالى محال) إجماعاً، (وأيضاً فيلزم) على تقدير أن يقع الكذب في كلامه (أن تكون) نحن (أكمل منه في بعض الأوقات) أعني وقت صدقنا في كلامنا، وهذا الوجه إنما يدل على أن الكلام النفسي لدي هو صفة قائمة بذاته يكون صادقاً، وإلا لزم النقصان في صفته تعالى مع كمال صفتنا ولا يدل على صدقه في الحروف والكلمات التي يخلقها في جسم دالة على معان مقصودة، ولما كان لقائل أن يقول خلق الكاذب أيضاً نقص في فعله فيعود المحذور بعينه أشار إلى

---

بل أمراً معيناً يعرضه الإضافات وله أسماء بحسب كل إضافة نوعية كذا ذكره الأبهري.

قوله: (والجواب منع وجوب الأصلح) فإن قلت: سلمنا ذلك لكن الكذب في الكلام ينافي حكمة إرسال الرسل ويجاب بأن إحاطة كل حكمة مما لا يأتي في القوى القاصرة فلعل فيما فعله حكمة جليلة لا تطلع عليها.

قوله: (والنقص على الله تعالى محال إجماعاً) فإن قلت: لا شك أن عدم إرساله تعالى نوحاً عليه السلام إلى قومه ممكن لأن الإرسال غير واجب عليه تعالى بل واقع باختياره، والإنكار مكابرة فيلزم إمكان النقص قلت: إمكان النقص إنما يلزم إذا أمكن اجتماع عدم الإرسال مع صدور قوله تعالى: ﴿إنا أرسلنا نوحاً إلى قومه﴾ [نوح: ١]، وهو ممنوع، وامتناع هذا الاجتماع لا ينافي إمكان عدم الإرسال في نفسه بناء على قاعدة الاختيار فتدبر.

قوله: (أشار إلى دفعه بقوله: واعلم إلخ) لا يخفى أن ظاهر قول المصنف واعلم إلخ هو الاعتراض على الوجه الأول المذكور في المتن، ولما توجه عليه أن اللازم من الكذب النقص من جهة صفته الذاتية لا النقص في الفعل، والمتنازع في جواز الثاني لا الأول فإنه ممتنع بالإجماع كما ستعرف تكلف الشارح في توجيه كلامه بتقدير سؤال بأن الدليل المذكور لا يدل [illegible] امتناع الكذب في كلامه اللفظي، وجواب بأنه يدل عليه أيضاً لأن خلق الكاذب نقص [illegible] وجعل هذا الكلام اعتراضاً على الجواب المقدر، وأنت خبير بأن هذا لا يخلو عن [illegible]

فوت ہو گئے ہیں لیکن حاجی امداد اللہ صاحب جو بہت کامل بزرگ ہیں زندہ ہیں۔ اس کے بعد فرمایا۔ دیوبند، دہلی، سہارنپور اور گنگوہ کے اکثر جید علماء حاجی امداد اللہ صاحب کے مرید ہیں۔

## مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد قاسم

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بھی حاجی صاحب کے مرید اور خلیفہ اکبر ہیں۔ ان کے اور خلفاء بھی بہت ہیں چنانچہ مولوی محمد قاسم صاحبؒ اور مولوی محمد یعقوب صاحب وغیرہمؒ۔ (حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ کا مقام پیدائش ممکن ہے بقول حضرت خواجہ علیہ رحمۃ پانی پت ہو۔ لیکن بعد میں آپ تھانہ بھون میں رہتے تھے جو سہارنپور کے قریب ہے۔ پہلے آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں مرید ہوئے۔ وصال شیخ کے بعد آپ حضرت شیخ میاں جیو نور محمد جھنجھانوی قدس سرہٗ کے ہاتھ پر مرید ہونے سے سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں داخل ہو گئے۔ اگرچہ دار العلوم دیوبند کے بانی مبانی مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مشہور ہیں لیکن دراصل یہ دار العلوم حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہٗ کے حکم پر جاری ہوا۔ ہندوستان سے ہجرت کی وجہ یہ تھی کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں آپ نے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند فرمایا اور فوج تیار کر کے ان کے خلاف لڑتے رہے اور کئی ایک مقامات پر فتح بھی حاصل کی۔ ان تمام معرکوں میں سے شاملی کی جنگ زیادہ مشہور ہے جہاں آپ کی فوج نے انگریزی فوج پر فتح حاصل کی تھی۔ لیکن جب بالآخر انگریز غالب آ گئے اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور مولانا محمد قاسمؒ کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے تو آپ ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے۔ لیکن مولانا رشید احمد صاحبؒ گرفتار ہو گئے تھے اور کافی عرصہ جیل میں رہے

۱۔ حضرت خواجہ صاحبؒ کے اس ملفوظ سے ثابت ہوا کہ مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد قاسم نانوتوی وغیرہم علمائے دیوبند صحیح معنوں میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ اور اہل طریقت تھے حالانکہ بعض صوفی حضرات ان کو غلط فہمی سے وہابی کہتے ہیں۔

موضوع عقائد پر مستند اور لاجواب کتاب



# المعتقد المنتقد

تصنیف لطیف

سیف اللہ المسلول حضرت علامہ شاہ رسول قادری عثمانی بدایونی علیہ الرحمہ

# المعتمد المستند

محشی

اعلی حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت، مولانا الشاہ

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قادری برکاتی علیہ الرحمہ

مترجم

نبیرۂ اعلی حضرت حضور تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری برکاتی ازہری مدظلہ العالی



میں ملاں جوزف اور اس کے پاکستانی غلام فانی اکابر سے پوچھتا ہوں وہ صاف صاف بتائیں کہ ان کے نزدیک حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ اپنے ایسے عقائد جو "سیف شیطانی" میں مذکور ہیں کے باعث مسلمان ہیں یا نہیں؟

اگر فاتح سومنات سلطان اسلام محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کے مجاہد و ہادی حضرت عارف باللہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ بھی مسلمان نہیں تو پھر کیا مسلمانی کی ٹھیکیداری کانگریسی کمھ پتلا حسین احمد صدر دیوبند کے پاس ہے؟ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

## دو خدا کا تصور

کہتے ہیں۔ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے۔ یہی حال کچھ مناظر اسلام مصنف "سیف شیطانی" کا ہے۔ صـ۱۰۲ پر لکھتا ہے۔

"بریلویوں کا خدا مشرک ہے" العیاذ باللہ

حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف "فیوضات فریدیہ" کی ایک عبارت کو خیانت کے خنجر سے ذبح کرتے ہوئے اصل مفہوم کو مسخ کر کے لکھتا ہے کہ حقیقی موجد اور حقیقی مشرک خدا جل شانہ ہے۔ مصنف "سیف شیطانی" نے اپنے اس بیان سے شرک کردہ دیوبند کے چہرہ پر سے نقاب کشائی کرتے ہوئے اہل دیوبند کے دو خداؤں کے تصور کو بے نقاب کر دیا کیونکہ اہل دیوبند کے اس جاہل مطلق وکیل نے صـ۱۰۲ کی سرخی میں خود لکھا ہے "بریلویوں کا خدا مشرک ہے"۔ گویا اہل دیوبند کے نزدیک خدا بھی دو بلکہ متعدد ہو سکتے ہیں بریلویوں کا خدا جدا ہے اہل دیوبند کا جدا ہے۔ مرزائیوں کا جدا ہے شیعوں کا جدا ہے۔ دو خداؤں کا تصور پیش کر کے مصنف "سیف شیطانی" خود مشرک ہوا۔ کیونکہ بریلوی تو کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ ان کا خدا جدا ہے اور اہل دیوبند کا جدا ہے۔ اور پھر العیاذ باللہ کا کیا مطلب؟ جب (معاذ اللہ) مصنف "سیف شیطانی" کے نزدیک بریلویوں کا خدا ہے ہی جدا تو پھر اس کے مشرک ہونے پر اسے کیا غم؟ بریلویوں کے خدا کو مشرک لکھتے وقت العیاذ باللہ لکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے یہ خود بھی اپنے بقول اسی مشرک خدا کو ماننے والا ہے۔ مشرک خدا کو خدا مان کر والا بھی

فعل وترک فعل، یعنی فعل وترک دونوں کی نسبت اس قدرت کے طرف ایک برابر ہے اور دونوں میں سے کسی کو دوسرے پر نظر بقدرت ترجیح نہیں ہاں ترجیح تو دوسری صفت کی شان ہے، وہ دوسری صفت، صفت ارادہ ہے یہ وہ ہے جس پر ان ائمہ نے از اول تا آخر اعتماد فرمایا۔

پھر ان ائمہ کا حسن وقبح کے عقلی ہونے کے معاملہ میں ان مسالک پر جو ہم نے تم کو پہلے بتائے اختلاف ہوا تو جب اشاعرہ نے عقلیت حسن وقبح کا بالکل انکار فرمایا اور ان کے متاخرین نے دلوں کو اس مسئلہ کے رد اور دفاع کرنے کا عادی بنا دیا لہذا یہ مسئلہ ان کے ذہنوں میں ایسا جم گیا کہ وہ مقام اتفاق سے غافل رہ گئے اور جھوٹ اور اس جیسے نقائص کے امتناع کی جو یہ علت بتائی جاتی ہے کہ وہ نقص ہے جو اللہ سبحٰنہ پر محال ہے جو اس تعلیل میں متحیر ہوئے جیسا کہ اس کا بیان دوالی گزرا ان کے نزدیک افعال میں سے کوئی چیز جیسے طاعت شعار کو ثواب دینا اور کافر کو عذاب دینا اور رسولوں کو بھیجنا اور محال کی تکلیف دینا وغیرہ حکم الٰہی سے پہلے اپنی ذات کے اعتبار سے نہ حسن ہے اور نہ قبیح ہے اور حسن بے حکم الٰہی موجود نہیں ہوتا، جس طرح بے حکم الٰہی اس کی معرفت نہیں ہوتی، لہذا ان افعال کی نسبت ارادہ کی طرف بلکہ حکمت کی طرف بھی اسی طرح ہے جیسے ان افعال کی نسبت قدرت کی طرف ہے اس لئے کہ فعل فی نفسہ حکمت کی موافقت اور مخالفت سے عاری ہے یہاں تک کہ وہ تعلق ارادہ کا مقتضی ہو یا اس کا مانع ہو تو ارادہ کا تعلق دونوں وجہوں میں سے جس بھی ہو صحیح ہے۔

اور ہمارے ائمہ ماتریدیہ درمیانی راہ چلے اور انہوں نے فرمایا کہ حکم اللہ ہی کا ہے اور افعال کے لئے ان کی حد ذات میں صفت حسن وقبح ہے جس کے ادراک میں عقل پہلے ہی مستقل ہے اور یہ کہ افعال میں سے کچھ وہ ہیں جو حکمت کے موافق ہیں جیسے کافر کو عذاب دینا اور فرمانبردار کو ثواب دینا اور کچھ خلاف حکمت ہیں جیسا کہ اس کا عکس اور شی بھی اپنی حد ذات میں ممکن ہوتی ہے غیر کے پیش نظر محال ہوتی ہے اور کسی شی کا تعلق قدرت کے لئے صالح ہونا اس کے امکان ذاتی سے ناشی ہوتا ہے اور امتناع وقوعی اسکے منافی نہیں تو ہر وہ چیز جو اپنی حد ذات میں ممکن ہے وہ اللہ کی مقدور ہے اور یہاں سے ہم کہتے ہیں کہ معلوم



اور جو کہ خلاف قدرت الٰہی میں داخل ہے اس کا وقوع جہل وکذب کے لازم ہونے کی وجہ سے محال ہے، کہ یہ دونوں (یعنی جہل وکذب) محال بالذات ہیں اور کسی شی کا تعلق ارادہ کے لئے صالح ہونا امکان وقوعی پر موقوف ہے تو وہ کہ جس کا وقوع ممکن نہیں اسکا مراد باری تعالیٰ ہونا صحیح نہیں اور یہ اس وجہ سے کہ کسی ممکن سے تعلق قدرت کا لازم [illegible] وجود نہیں لہذا یہ صحیح ہے کہ قدرت اپنے ممکن ذاتی سے متعلق ہو جسکے وقوع ہونے کا امکان نہ ہو بخلاف ارادہ کے اس لئے کہ وجود تعلق ارادہ سے منفک نہیں ہوتا اور تعلق ارادہ کے بعد اس [illegible] جس کا انتظار ہو لہذا یہ محال ہے کہ ارادہ سے متعلق ہو جو واقع نہ ہو۔

جب تم نے یہ جان لیا تو جو ممکنات حکمت کے موافق ہوں اور جو موافق نہ ہوں وہ تمام ممکنات اللہ تعالیٰ کے مقدور ہیں لہذا نہ جبر ہے اور نہ اس پر کسی شی کا ایجاب، لیکن افعال میں سے ارادہ کا تعلق اسی سے ہوتا ہے جو موافق حکمت ہو اور نہ سفاہت لازم آئے گی جو اس کے حق میں محال ہے، جو موافق حکمت ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضرور واجب نہیں ہے اس وجہ سے کہ یہ فعل باری تعالیٰ کے ارادہ اور اختیار سے صادر ہوتا ہے نہ اس طور پر جیسا کہ فلاسفہ مانتے ہیں کہ ان افعال کا صدور بالایجاب ہے اور ان کے خلاف سے قدرت کا تعلق مسلوب ہے، اور نہ ایسا جیسا کہ معتزلہ اور رافضی کہتے ہیں کہ اس پر فعل واجب ہے اللہ تعالیٰ تمام ظالموں کی باتوں سے بہت بلند ہے، اور اسی طرح افعال میں جو خلاف حکمت ہے وہ جائے امتناع میں ہے یعنی ممتنع بالغیر ہے، اس دلیل سے جو گزری یعنی ممکنات میں سے جو خلاف حکمت ہو اسکا مراد ہونا محال ہے باوجودیکہ اسکا مقدور ہونا متحقق ہے تو یہ بات ظاہر ہوئی اور اشکال دور ہوا اور ان ائمہ کے قول میں اور اہل اعتزال کے قول میں فرق روشن ہوا، علامہ محقق مولیٰ بحر العلوم نے فواتح میں فرمایا: رہا اللہ تعالیٰ کا فعل تو اسکی تحقیق یہ ہے کہ باری تعالیٰ کے علم ازلی کا عالم سے تعلق ہے اسکے مطابق جو نظام تمام پر موجود ہونے کے قابل ہو وہ ازل میں اس کے ارادہ کا تعلق یوں ہوتا ہے کہ وہ عالم کو اس طریقہ پر وجود بخشے تو عالم اسی تعلق سے موجود ہوتا ہے، اور اسکی اقتضاء سے واجب ہوتا ہے مثلاً باری تعالیٰ کا ارادہ متعلق ہوا اس امر سے کہ آدم فلاں وقت میں موجود ہو اور نوح ایسے وقت میں موجود ہو کہ ا

اشرف التفاسیر

# تفسیرِ نعیمی

مصنف

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ اسلامیہ

۴۰ اردو بازار ★ لاہور

جھوٹی۔ لہٰذا اگر خدا کی خبروں میں جھوٹ کی گنجائش ہو تو ان کا سچا ہونا واجب نہ رہا جھوٹ کے امکان سے سچ کی ضرورت جاتی رہی۔ تیسری دلیل: خدا کی تمام صفتیں واجب ہیں اگر جھوٹ کا احتمال ہو تو سوال یہ پیدا ہو گا کہ وہ جھوٹ خدا کی صفت ہے گا یا نہیں اگر صفت ہے تو اس کو واجب ہونا چاہئے تھا۔ اور اگر صفت نہیں ہے تو اس کے امکان کے کیا معنی۔

چوتھی دلیل: کلام صادق خدا کی صفت ہے۔ جب خدا کا جھوٹ ممکن ہوا تو سچ بھی واجب نہیں رہا جس سے لازم یہ آیا کہ خدا کی صفت ممکن ہوئی۔ پانچویں دلیل: جھوٹ بولنے کی صرف تین وجہیں ہوتی ہیں۔ بے علمی، عاجزی اور خباثت اگر کسی شخص کو خبر ملی اس نے وہی لوگوں سے بیان کردی یہ تو شخص اپنی بے خبری کی وجہ سے جھوٹ بات کہہ گیا زید نے وعدہ کیا کہ میں ایک ماہ کے بعد قرض ادا کردوں گا مگر اس مدت میں روپیہ اس کے ہاتھ نہ آیا اور اس وعدہ میں جھوٹا ہو گیا یہ جھوٹ اس کی مجبوری کی وجہ سے ہوا۔ اسی طرح کسی شخص کو جھوٹ بولنے کی عادت ہو گئی کہ بلاوجہ جھوٹ بولا کرتا ہے۔ یہ جھوٹ خباثت نفس کی وجہ سے ہوا لیکن خدائے تعالیٰ ان تینوں عیوب سے پاک لہٰذا جھوٹ سے پاک چھٹی دلیل: کوئی چیز خدا کی مثل نہیں ہو سکتی خدا کی شان سب سے ارفع و اعلیٰ ہے۔ انبیاء کرام کا جھوٹ بولنا ممکن بالذات اور محال بالغیر ہے۔ اگر رب تعالیٰ کا جھوٹ بھی ایسا ہی ہو تو معاذ اللہ اس وصف میں انبیاء اس کی مثل ہو گئے۔ ساتویں دلیل: جس کلام میں جھوٹ کا احتمال ہو۔ سننے والے کو اعتبار نہیں ہوتا۔ اگر خدا کی خبروں میں جھوٹ کا امکان ہو تو اس کی کوئی خبر یقینی نہ رہی۔ اور بغیر یقین ایمان حاصل نہیں ہوتا۔ لہٰذا کوئی دیوبندی امکان کذب کا مسئلہ مان کر مومن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے خدا کی ہر خبر میں جھوٹ کا امکان نظر آئے گا۔ اور وہ یقین جو ایمان کے لئے ضروری ہے اس کو حاصل نہ ہو گا۔ آٹھویں دلیل: جس طرح کہ دوسرے عیوب الوہیت کے خلاف ہیں۔ اسی طرح جھوٹ بھی اس کے خلاف ہے۔ دیکھو تفسیر کبیر و تفسیر روح البیان اور دیگر کتب علم کلام نویں دلیل: بعض چیزیں بندوں کے لئے کمال ہیں اور رب کے لئے عیب جیسے کھانا پینا اور عبادت کرنا۔ یہ بھی حق تعالیٰ کے لئے محال بالذات ہیں تو جھوٹ کہ بندوں کے لئے بھی اول نمبر کا عیب ہو وہ رب کے لئے ممکن کیونکر ہو گا۔ دسویں دلیل: دیوبندیوں میں بھی منطق دان لوگ ہیں وہ اس مسئلہ کے قائل نہ ہوئے اور تمام علماء منطق نے اس مسئلہ کی تردید ہی کی۔ چنانچہ مولانا عبد اللہ ٹونکی اور شاہ فضل الحق خیر آبادی نے اس کی تردید میں رسالے لکھے۔ دیوبندیوں کے مایہ ناز منطقی مولانا عبد الوحید صاحب سنبھلی یہی کہا کرتے تھے کہ ہمارے بڑوں سے اس مسئلہ میں سخت غلطی ہو گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ نہایت بے ہودہ ہے۔

## دوسری فصل اعتراض و جواب

اعتراض: اگر خدائے تعالیٰ جھوٹ پر قادر نہ ہو تو مجبور ہو گا۔ اور مجبوری اس کی الوہیت کے خلاف ہے۔ جواب: مجبوری اسے کہتے ہیں کہ جہاں مفعول میں اثر قبول کرنے کی قابلیت ہو۔ مگر فاعل میں اثر کی طاقت نہ ہو۔ [illegible] مفعول ہی اثر نہیں لے سکتا تو یہ قصور مفعول کا ہے نہ کہ فاعل کا۔ اگر کوئی روشنی میں قریب کی چیز نہ دیکھے تو اندھا [illegible] بہت دور کی چیز نہ دیکھ سکے تو اندھا نہیں۔ کیونکہ یہاں اس کی آنکھ کا قصور نہیں۔ بلکہ اس چیز کا [illegible] قابل نہ رہی۔ اسی طرح خود عیوب اس قابل نہیں کہ خدا کی قدرت [illegible] ہوں۔ لہٰذا یہ قصور [illegible]

پھونکنا جائیگا ایسا کہنے والا شخص ہے قرآن عظیم تو جبریل امین کو بیٹا دینے والا فرشتہ کہ انہوں نے حضرت مریم سے کہا انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما زکیا ۔ میں تو تیرے رب کا رسول ہوں اسلئے کہ تجھے ستھرا بیٹا دوں یعنی مسیح علیہ الصلوۃ والتسلیم رسول فرشتہ … اور وہابیہ کا خدا ان کے کان میں ڈال جائے کہ رسول بخش کہنا شرک ہے قرآن عظیم تو اس گستاخ پر جس نے کہا تھا رسول غیب کیا جانے حکم کفر فرمائے لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد اور وہابیہ کا خدا اسمٰعیل دہلوی کو یہی ایمان سوجھائے کہ رسول غیب کیا جانے اور وہ بھی اس تصریح کے ساتھ کہ اللہ کے دیئے سے جب بھی شرک ہے صاف کہے اگر رسول کو غیب کی خبر مانے تو وہابی خدا کے حکم سے مشرک مانے تو قرآن عظیم کے حکم سے کافر پھر مفر کدھر یہی مانتے بنے گی کہ یہ مسلمانوں کے خدا کے احکام ہیں جسنے قرآن کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا اور وہ وہابیہ کے خدا کے جسنے تقویۃ الایمان اسمٰعیل دہلوی پر اتاری ان وہابیہ کا خدا وہ ہے جسکے سب سے اعلیٰ رسول کی شان اتنی ہے جیسے قوم کا چودھری یا گاؤں کا پدھان جسنے حکم دیا ہے کہ رسولوں کو ہرگز نہ مانا سو ہونکا ماننا اجنبی ہے وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ ہے وہابیوں کا خدا کیا خدا ایسا ہوتا ہے ۔ لا الہ الا اللہ کیا وہ خدا کو جانتے ہیں حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ۝ دیوبندی ایسے کو خدا کہتے ہیں جو وہابیہ کا خدا … جسکا بیان ابھی گزر چکا ہے طرہ اتنے وصف اور رکھتا ہے کہ علم ذاتی میں اسکی توحید یقینی نہیں دوسرے کو اپنی ذات سے بے بتائے عالم بالذات کہنا قطعاً کفر نہیں ہاں وہ جو بالفعل جھوٹا ہے جسکے لئے وقوع کذب کے معنے درست … نبی عالم ہے اسے کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہئے دیوبندی خدا چوری بھی کر سکتا ہے وہ تمام جہان کا تنہا مالک نہیں اسکے سوا اور مالک مستقل ہیں جنکی ملک میں وہ چیزیں ہیں جو دیوبندی خدا کی ملک میں نہیں پر اگر ایسا ہے تو چاہئے کہ ٹھگوں لٹیروں کی طرح … بیٹھے کیونکہ وہ ظالم بھی ہو سکتا ہے چاہے اچکوں چوروں کی طرح لوگوں کی آنکھ بچا کر لے بھاگے کیونکہ وہ چوری بھی کر سکتا ہے وہ جسکی قید باطل ہے کہ ایک ہی خدا ہوتا تو دوسرا مالک مستقل نہ ہو سکتا اور دوسرا مالک مستقل نہ ہوتا تو دیوبندی خدا چوری کر سکتا کہ اپنی ملک لینے کو چوری نہیں کہہ سکتے، ورنہ اگر وہ چوری نہ کر سکتا تو دیوبندی بلکہ عام وہابی دھرم میں … نہ رہتا انسان اس سے قدرت میں بڑھ جاتا کہ آدمی تو چوری کر سکتا ہے اور وہ نہ کر سکا اور یہ محال ہے لاجرم ضرور دیوبندی خدا چوری کر سکے تو ضرور ہے کہ اسکے سوا اور بھی مالک مستقل ہوں تو لازم ہے کہ دیوبندی خدا کم از کم …

سنی دار الاشاعت فیصل آباد کا سلسلہ تبلیغ

# العطایا النبویہ

فی

# الفتاوی الرضویہ

## جلد اول




مصنفہ

امام اہل سنت قامع بدعت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ

اعلیٰ حضرت مولٰنا مولوی شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ عنہ تعالٰی



الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ، ڈجکوٹ روڈ۔ فیصل آباد

لجدہ پرنٹرز، اردو بازار۔ لاہور

فعل جس کا واقع ہونا محال ہو اس اعتبار سے کہ علم ازلی اس کے عدم وقوع کے بارے میں سابق ہو تو اس امر کی تکلیف کے وقوع میں اختلاف نہیں اس لئے کہ علم کا مکلف سے قدرت کو سلب کرنے میں کوئی اثر نہیں اور بندے کو مخالفت پر مجبور کرنے کے لئے بھی علم کا کوئی اثر نہیں۔

اور تم یہ جانو کہ حنفیہ نے جس طرح اللہ کے حق میں تکلیف مالا یطاق بندے کو اس کی طاقت سے زیادہ کام کا مکلف کرنا محال جانا[۱۰۱] تو وہ ایسے نیکوکار کو عذاب دینا جس نے اپنی عمر طاعت میں گزاری اور اپنے مولیٰ کی خوشی میں نفس کی مخالفت کی اور زیادہ ممنوع جانتے ہیں[۱۰۲] ........

---

"فأتوا بسورة من مثله" ترجمہ: تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ۔ (کنز الایمان) نہ تعذیب کے طور پر جیسے جاندار کی تصویر بنانے والوں سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا اس میں جان ڈالو (ایسی تکلیف یا تو جہل ہے یا عبث ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے منزہ جاننا واجب ہے۔۱۲

[۱۰۱] استحالہ کا معنی یہ ہے شی کا محال ہونا اور کسی شی کو تمہارا محال شمار کرنا یہ مصدر لازم و متعدی دونوں ہے۔۱۲

[۱۰۲] ایسے اطاعت گزار بندے کو عذاب دینا جو اللہ کے علم میں ویسا ہی ہے ماتریدیہ کے نزدیک عقلا جائز نہیں اور اشعری اور ان کے پیروکار عام اشاعرہ نے اختلاف کیا تو ان لوگوں نے فرمایا کہ ایسے اطاعت گزار کو عذاب دینا عقلا جائز ہے اس لئے کہ مالک کو یہ حق ہے کہ اپنی ملک میں جو چاہے کرے یہ ظلم نہیں اس لئے کہ ظلم تو غیر کی ملک میں تصرف کرنا ہے اور سارا عالم اللہ کی ملک ہے اور اس لئے کہ نہ کسی کی طاعت اس کے کمال کو زیادہ کرتی ہے نہ کسی کی معصیت اسے کچھ نقصان دیتی ہے۔ کہ اس وجہ سے وہ کسی کو ثواب دے یا کسی پر عقاب کرے۔ اور اس لئے کہ یہ عذاب دینا حکمت کے منافی نہیں اس لئے کہ قدرت دونوں ضد سے تعلق کی قابل ہے اور یہ کہ انکی تنزیہ میں یہ بلیغ تر ہے کہ اس تعذیب پر اس کی قدرت ثابت کی جائے باوجودیکہ وہ اپنے اختیار سے ایسا نہ فرمائے تو اس مذہب کا قائل ہونا زیادہ سزاوار ہے اور ماتریدیہ کی دلیل یہ ہے کہ ایسے نیکوکار کو عذاب دینا جس نے

... کو جھوٹی داستانیں نہیں بلکہ ... کریں ... اور ... کیا تھا بندہ کے ...
... کی ہدایت کو جو کتاب ... کے پیچھے ... کر دو ... اور اصل ہدایت ...
... جس کی وہ ... حق ... تھا کہ اعلیٰ مطلب ... مطلوب ... مغلوب ...
... وغیرہ ... خرافات ... رافضیوں کا خدا کیسا ہے ایسا ہوتے ہے ... اللہ ... وہ خدا کو جانتے ہیں
... سبحٰن رب العرش عما یصفون ○ ... ایسے کو خدا کہتا ہے جیسے مکان ... زبان ... جہت ... ہیئت
... عقل سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کی قبیل سے ہے اور ... کے ساتھ گننے کے قابل ہے اسکا سچا ہونا ...
نہیں جھوٹا بھی ہو سکتا ہے ایسے کہ جس کی بات پر اعتبار نہیں نہ اسکی کتاب قابل استناد نہ اسکا دین لائق اعتماد۔
... کو جیسے ہر عیب و نقص کی گنجائش ہے جو اپنی شیعیت نبی رکھنے کو ... سے بچتا ہے چاہے تو ...
... ایسے کو جسکا علم حاصل کرنے سے حاصل ہوتا ہے اسکا علم اسکے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے ایسے کو جسکا
... جھوٹا ... ظالم ہونا ... کر ... پیشاب کرنا پاخانہ پھرنا ...
... کلا کھیلنا ... عورتوں سے جماع کرنا ... جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا ... کی طرح ...
... خباثت ... کی شان کے خلاف نہیں وہ کھانا ... اور ... کا پیٹ اور ... اور ...
... بالفعل ... ہے ... نہیں جو خدا ... ہے ... تو ... نہیں خنثیٰ مشکل ہے یا کہ ہے کہ اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا
ہے اور ... بلکہ اپنے آپکو جلا بھی سکتا ہے ڈوب بھی سکتا ہے زہر کھا کر یا گلا گھونٹ کر ... مار کر خودکشی بھی کر
سکتا ہے ... باپ ... ماں باپ سے پیدا ہوا ہے ... پھیلنا ... کی طرح
... ایسے کو جسکا کلام فنا ہو سکتا ہے جو بندوں کے خوف کے باعث جھوٹ سے بچتا ہے کہ کہیں ... جھوٹا نہ سمجھ
... بندوں سے ... چھپا کر ... جھوٹ بک سکتا ہے ایسے کو جس کی خبر ... اور علم کچھ خبر ... تو علم جھوٹا علم سچا
... مجبوری ایسے کو جو سزا دینے پر مجبور ہے ... توبہ ... غیرت ہے معاف کرنا چاہے تو ... مخلوق کی ...
... ایسے کو جسکی خدائی کی اتنی حقیقت کہ جو شخص ایک ... اسکا شریک ہو جائے جیسے ... بڑھ کر ...
کو بنایا ... کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں ... چماروں سے لائق تمثیل ہیں ایسے کو جس نے اپنے کلام
... شرک ... اور ... بندوں کو شرک کا حکم دیا قرآن عظیم کو ... اغنٰھم اللّٰہ و رسولہ من فضلہ انہیں اللہ و رسول نے
اپنے فضل سے دولتمند کر دیا اور مسلمانوں کو اس کہنے کی ترغیب دی حسبنا اللّٰہ سیؤتینا اللّٰہ من فضلہ و رسولہ
ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتے ہیں اللہ و رسول ہمیں اپنے فضل سے اور وہابیہ کا خدا اسمٰعیل دہلوی کے کان میں ....

دوسرے کی زوجہ کو طلاق[1] نہیں دے سکتا، تو ہر ایک دوسرے کے مقدور پر قادر نہیں، بلکہ اس کی نظیر پر قادر ہے، لیکن حق جل مجدہ دونوں پر قادر ہے، جبکہ ان میں جو اپنی زوجہ کو طلاق دے گا، وہ طلاق اللہ ہی کی قدرت سے واقع و موجود و مخلوق ہو گی، تو اللہ تعالٰے زید و عمرو ہر ایک کے عین فعل پر بھی قادر ہے اور مثل فعل پر بھی، کہ ایک کا فعل دوسرے کا مثل تھا مگر امام الوہابیہ کی ضلالت نے اسے خدا کی قدرت نہ جانا، بلکہ قدرت کے لئے یہ لازم سمجھا کہ جیسے وہ اپنی اپنی جورو کو طلاق دے سکتے ہیں، خدا خود بھی اپنی جورو مقدسہ کو طلاق دے سکے، اس گدھے پن کی حد ہے، اس بے ایمانی کا ٹھکانا ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم چہارم یہ قضیہ بے شک حق تھا کہ جس پر انسان قادر ہے، اس سب اور اس کے علاوہ نامتناہی اشیاء پر مولٰے عزوجل قادر ہے، وہ بقدرت ظاہریہ عطائیہ اور حق بقدرت حقیقیہ ذاتیہ مگر اس حق کو یہ ناحق کوش کس طرح باطل محض کی طرف لے گیا، انسان کا کسی فعل کو کرنا کسب کہلاتا ہے، انسان کی قدرت ظاہریہ صرف اسی قدر ہے، قدرت حقیقیہ خلق وایجاد میں اس کا حصہ نہیں، وہ خاص مولٰے عزوجل کی قدرت ہے، تو اس کلمۂ حق کا حاصل یہ تھا کہ انسان جس چیز کے کسب پر قادر ہے اللہ عزوجل اس کے خلق اور پیدا کرنے پر قادر ہے کہ وہ کسب نہ ہو گا مگر قدرت خدا، اس دل کے اندھے نے یہ بنا لیا کہ انسان جس چیز کے کسب پر قادر ہے رحمٰن بھی خود اپنے لئے اس کے کسب پر قادر ہے سبحٰن اللہ رب العرش عما یصفون ○ اندھے نے نہ جانا کہ کسی کا کسی شے پر قادر ہونا صحۃ الشئی منہ ہے نہ صحۃ الشئی علیہ اور صاف گڑھ لیا کہ: مایصح علے العبد یصح علے اللہ جو بندے پر جاری ہو سکے خدا پر بھی جاری ہو سکتا ہے، اس سے بڑھ کر اور کیا ضلالت و شیطنت بے انتہا ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ○ دیوبندی اسے قطعی دلیل کہتا ہے۔ ہم ایک فائدہ

---

[1] یعنی فہم امام الوہابیہ کے قابل واضح تقادیر رکھا ہے ورنہ مخلوق میں کسی فعل بعینہٖ پر دوسرے کو قدرت نہیں ہو سکتی، کہ فعل فاعل سے تعین پاتا ہے تو وہ فعل مثلاً روٹی کھانا یا پانی پینا یا اٹھنا بیٹھنا وغیرہ وغیرہ جو زید سے صادر ہوا عمرو سے صادر نہیں ہو سکتا اسکی ... اس سے صادر ہو گی ۱۲ منہ [2] یعنی ایسی طلاق جس میں اصیل خود مختار ہو ۱۲ منہ [3] یعنی مذکور ۱۲ منہ

إِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ

الحمد للہ

سچے خدا کو جھوٹ کا عیب لگانیوالے تمام وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین سب کے عقیدۂ خبیثہ امکانِ کذب و وقوعِ دروغ خدا کا بے مثال ردّ و ابطال اُن کے شبہات واہیہ باطلہ و اوہام عاطلہ کا دفع و ازہاق بروجہ کمال اُن پر اُن کی حماقتوں وقاحتوں کو اظہار خباثتوں نجاستوں کو واضح و آشکار کرنیوالے پہ رسالے

مسمّٰی بنام تاریخی



# سُبحٰن السُّبُّوح
## عن
# عیب کذب مقبوح

۱۳۰۷

مزق تبیس دعائے تقدیس والہیبۃ الجباریہ علی جہالۃ الاخباریہ و پیکانِ جانگداز بر ملدبان بے نیاز و دامانِ باغ سبحٰن السبوح والقمع المبین لآمال المکذبین

از افادات و افاضات

حضور پر نور اعلیٰحضرت مجدد دین و ملت قدس سرہٗ العزیز و تالیفات تلامذہ حضور رحمۃ اللہ الغفور

باہتمام سید محمد معصوم شاہ صاحب حنفی قادری نوری مہتمم

نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور چھپ کر شائع ہوا

(ولذلك سمى المعتزلة أبا الهذيل جهمي الآخرة) وقيل: إنه قدري الأولى جهمي الآخرة (و) قالوا: (إن الله عالم بعلم هو ذاته قادر بقدرة هي ذاته) حي بحياة هي ذاته وأخذوا هذا القول من الفلاسفة الذين يعتقدون أنه تعالى واحد من جميع جهاته لا تعدد فيه أصلاً بل جميع صفاته راجعة إلى السلوب والإضافات، (و) قالوا: هو (مريد بإرادة) حادثة (لا في محل) وأول من أحدث هذه المقالة هو العلاف (و) قالوا: (في بعض كلامه) تعالى (لا في محل وهو كُنْ) وبعضه في محل كالأمر والنهي والخبر والاستخبار، وذلك لأن تكوين الأشياء بكلمة «كُنْ» فلا يتصور لها محل، (و) قالوا: (إرادته تعالى غير المراد) قيل: لأن إرادته عبارة عن خلقه لشيء وخلقه لشيء مغاير لذلك الشيء، بل الخلق عندهم قول لا في محل أعني: كلمة «كُنْ» فتأمل، (و) قالوا: (الحجة) بالتواتر (فيما غاب لا تقوم إلا بخبر عشرين فيهم واحد من أهل الجنة) أو أكثر وقالوا: لا تخلو الأرض عن أولياء الله تعالى هم معصومون لا يكذبون ولا يرتكبون شيئاً من المعاصي، فالحجة قولهم لا التواتر الذي هو كاشف عنه. وتوفي العلاف سنة خمس وثلاثين ومائة، ومن أصحابه أبو يعقوب الشحام. (النظامية: أصحاب إبراهيم بن سيار النظام) وهو من شياطين القدرية طالع كتب الفلاسفة وخلط كلامهم بكلام المعتزلة، (قالوا: لا يقدر الله أن يفعل بعباده في الدنيا ما لا صلاح لهم فيه، ولا) يقدر (أن يزيد) في الآخرة (أو ينقص من ثواب وعقاب) لأهل الجنة والنار، وتوهموا أن غاية تنزيهه تعالى الشرور والقبائح لا يكون إلا بسلب قدرته عليها، فهم في ذلك كمن هرب من المطر إلى الميزاب. (و) قالوا: (كونه) تعالى (مريداً لفعله أنه خالقه) على وفق علمه (و) كونه مريداً (لفعل العبد أنه آمر به)، وقالوا: (الإنسان هو الروح والبدن آلتها) وقد أخذه النظام من الفلاسفة إلا أنه مال إلى الطبيعيين منهم فقال: الروح جسم لطيف سار في البدن سريان ماء الورد في الورد والدهن في اللبن والسمسم. (و) قالوا: (الأعراض) كالألوان والطعوم والروائح وغيرها. (أجسام) كما هو مذهب هشام بن الحكم، فتارة يحكم بأن الأعراض أجسام، وأخرى بأن الأجسام أعراض، (و) قالوا: (الجوهر مؤلف من الأعراض) المجتمعة (والعلم مثل الجهل) المركب (والإيمان مثل الكفر) في تمام الماهية وأخذوا هذه المقالة من الفلاسفة حيث حكموا بأن حقيقتهما حصول الصورة في تمام القوة والامتياز بينهما بأمر خارجي هو مطابقة تلك الصورة لمتعلقها وعدم مطابقتها له. (و) قالوا: (الله خلق الخلق) أي: المخلوقات (دفعة) واحدة على ما هي عليه الآن معادناً ونباتاً وحيواناً وإنساناً وغير ذلك فلم يكن خلق آدم متقدماً على خلق أولاده إلا أنه تعالى كَمَّنَ بعض المخلوقات في بعض. (والتقدم